قرآن, ربا اور کاغذی(فیاٹ) کرنسی

Scam of the Century Unveiled

بریگیڈئیر(ر) آفتاب خان (عبداللہ)

https://bit.ly/Riba-Research || https://bit.ly/QuranOnRiba
https://SalaamOne.com/Riba || https://bit.ly/AhkamAlQauran

مصنف فری لانس رایٹر، محقق اور بلاگر، پولیٹیکل سائنس، بزنس ایڈمنسٹریشن، اسٹریٹجک اسٹڈیزمیں ماسٹرز اور قرآن کریم ودیگر کتب الہی کے مطالعہ میں دو دہائیوں سے مصروف، سولہ سال سے "Defence Journal" میں لکھ رہے ہیں۔ ان کی منتخب تحریریں پچاس سے زائد ای کتب میں مہیا ہیں۔ ان کے علمی و تحقیقی کام سے لاکھوں لوگ استفادہ کر چکے جو ویب سائٹس پر موجود ہے:

Website: https://SalaamOne.com/About ||| E Mail: Tejdeed@gmail.com [20/12/22/1835]

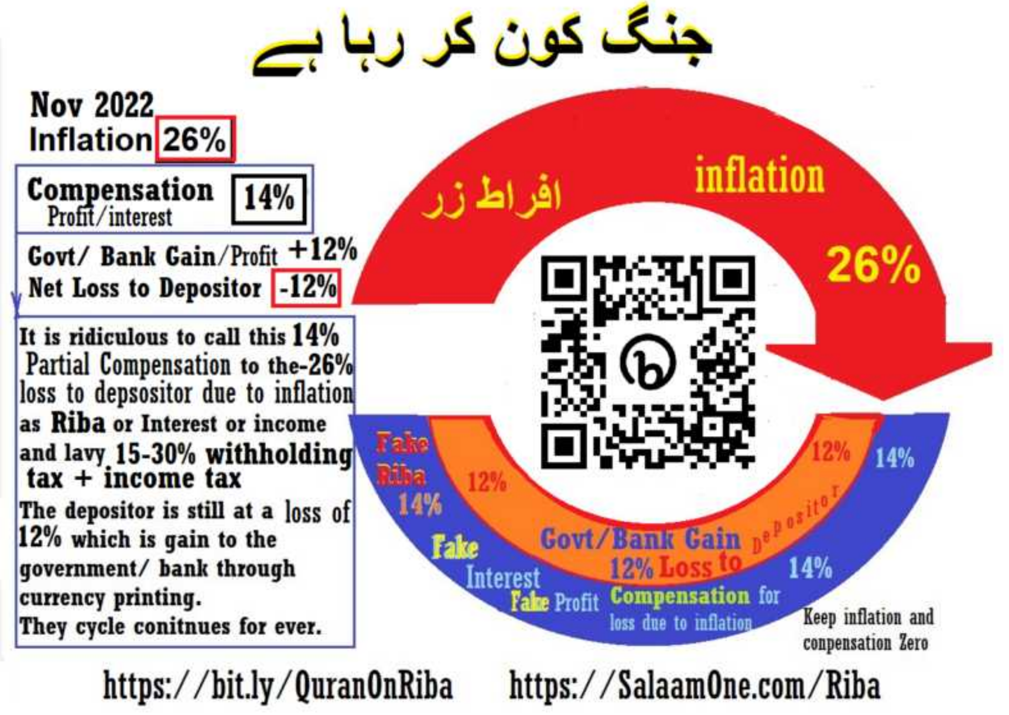

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

تمہارے مال اور اولاد تو سراسر تمہاری آزمائش ہیں اور بہت بڑا اجر اللہ کے پاس ہے (قران 64:15)

وَإِن تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ(۲۷۹)..

اور اگر تم (سود سے) توبہ کرو، تو تمہارا اصل سرمایہ پر حق ہے ؛ تم (قرضدار) سے (زیادہ مانگ کر اس پر) ظلم نہ کرو اور تمہارے ساتھ بھی (تمہارے اصل سرمائے میں خوردبرد کرکہ) ظلم نہیں کیا جائے گا (البقرۃ ۲۷۹)

تعارف

کسی بھی مسئلے کو حل کرنے کے لیے مروجہ ماحول کو اچھی طرح سمجھنا پڑتا ہے، پھر قرآنی احکام کا اطلاق موجودہ صورت حال میں عقلمندی سے کیا جاتا ہے۔ فیاٹ (Fiat) کرنسی ایک حالیہ رجحان ہے[1]۔یہ حکومت کی طرف سے جاری کی جانے والی کاغذی کرنسی (نوٹ) ہے جسے کسی مادی (فزیکل) شے، جیسے سونا یا چاندی کی سپورٹ حاصل نہیں ہے، بلکہ حکومت کی طرف سے جاری کی گئی ہے۔ فیاٹ رقم کی قدر (value) طلب اور رسد کے درمیان تعلق اور جاری کرنے والی حکومت کے استحکام سے حاصل کی جاتی ہے، بجائے اس کے کہ اس کی پشت پناہی کرنے والی کسی شے کی قیمت۔ زیادہ تر جدید کاغذی کرنسیاں فیاٹ کرنسیاں ہیں، بشمول امریکی ڈالر، یورو، اور دیگر بڑی عالمی کرنسیاں۔ فیاٹ کرسی کا ایک خطرہ یہ ہے کہ حکومتیں اس میں سے بہت زیادہ کرنسی نوٹ پرنٹ کر سکتی ہیں، جس کے نتیجے میں افراط زر(inflation) کی شرح بڑھ جاتی ہے۔ قرآن ہر معاملے کے لیے ابدی رہنمائی فراہم کرتا ہے، اس لیے کسی مسئلے پر قرآنی احکام کا مکمل اطلاق ضروری ہے, احکام کا جزوی، نامکمل اطلاق ایک ظالمانہ مذاق ہے۔

اللہ تعالی کے حکم کا نامکمل نفاذ

قرآنی احکام کونامکمل پیش کرنا انتہائی گمراہ کن ہے، جان بوجھ کر معلومات کو چھوڑنا (کتمان حق)[2] جھوٹ بولنے کے مترادف ہے، بہت بڑا گناہ ہے۔ ایک مشہور قول ہے کہ؛ آدھا سچ اکثر مکمل جھوٹ ہوتا ہے جو کہ یہ اہل کتاب کا وطیرہ ہے۔ اللہ کا فرمان ہے :

اے اہل کتاب ! باوجود جاننے کے حق وباطل کو کیوں غلط ملط کر رہے ہو اور کیوں حق کو چھپا رہے ہو؟ (3:71)[3]

کیا تم کتاب کے بعض احکام مانتے ہو اور بعض کا انکار کردیتے ہو؟ بھلا جو لوگ ایسے کام کریں ان کی سزا اس کے سوا اور کیا ہوسکتی ہے کہ دنیا میں ذلیل و خوار ہوں اور قیامت کے دن وہ سخت عذاب کی طرف دھکیل دیئے جائیں؟ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے بیخبر نہیں"(قرآن2 :85)[4]

قرآن میں جہاں ربا (سود) کی ممانعت کا حکم دیا گیا وہیں ربا نہ لینے والے فرمانبردار بندوں کے اصل مال میں کسی قسم کی کمی کرنے سے بھی منع فرمادیا۔ یہ دونوں پہلو یکساں طور پر اہم ہیں اور دونوں احکام کومکمل طور پر ان کی روح (سپرٹ) کے مطابق نافذ کیا جانا لازم ہے، یہی اس تحقیقی مقالہ کا تھیم (Theme) ہے۔ جو صدی کے بہت بڑے(Scam of the Century Unveiled) گھپلے کو بےنقاب کرتا ہے .

اللہ تعالی کی طرف سے "ربا" پر پابندی کے حکم کا دوسرا حصہ جو کہ اصل سرمایہ (Principal Capital) کی مکمل حفاظت، بغیر کمی و نقصان کے واپس کرنے کی گارنٹی دیتا ہے اس کو نظر اندازکرکہ سرمایہ کار(investor/ depositor) پر ظلم اور ناانصافی کی جا رہی جس سے اللہ تعالی نے صریحا منع فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ (٢٧٨) فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ۖ وَإِن تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ (البقرة ٢٧٩)

---

[1] https://www.investopedia.com/terms/f/fiatmoney.asp
[2] https://quran1book.blogspot.com/2020/06/misquoting-quran.html
[3] کتمان حق - آیات قرآن اور علم حق کو چھپانا ممنوع:https://bit.ly/KatmaneHaq
[4] https://trueorators.com/quran-translations/2/85

"اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور ربا (سود) لینا چھوڑ دو اگر تم مومن ہو(۲۷۸) اور اگر تم باز نہ آؤ تو اللہ اور اس کے رسول(ﷺ)سے جنگ ہے اور اگر تم سود لینے سے توبہ کرو، تو تمہارا اصل سرمایہ پر حق ہے ؛ تم (قرضدار) سے (زیادہ مانگ کر اس پر) ظلم نہ کرو اور تمہارے ساتھ بھی (تمہارے اصل سرمائے میں خوردبرد کرکہ) ظلم نہیں کیا جائے گا (البقرۃ ۲۷۹،مفہوم)

اسے ہزاروں ، لاکھوں علماء ، دانشوروں، معاشی ماہرین، قانونی ماہرین، میڈیا اور معزز ججز کی لاعلمی، غلطی (oversight) کہیں یا کسی دشمن ، شیطان کی سازش و منصوبہ سازی؟ (واللہ اعلم) حسن ظن کا تقاضا ہے کہ اسے عظیم بلنڈر سمجھ کر درگذر کیا جاۓ، فضول بحث مباحث میں وقت ضایع کرنے کی بجاۓ فوری طور پر مثبت پیش رفت سے غلطی کا ازالہ کرکہ اللہ تعالی کے احکام پر مکمل عمل کیا جاۓ (لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ)

یاد رکھیں کہ قرآن پر ایمان ، تلاوت ، سمجھنا ، عمل کرنا اور دوسروں تک اس کا پیغام پہنچانا تمام مسلمانوں کی ذمہ داری ہے:"اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کردیا تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے؟"(قرآن 54:17[5].) جب ہم اپنی آنکھیں بند کر کہ قرآن کو صرف دوسروں کی آنکھ سے دیکھتے ہیں تو پھر بلنڈرز ہوتے ہیں- ایک دوسرے بلنڈرکا بھی علم ہوا، اس کا ذکر آخر میں-

اسلامک بنکنگ کا فیصلہ [6]

ربا کی قرآن میں حرمت کسی شک و شبہ سے بالا تر ہے- پاکستان میں اسلامی قوانین کی قرآن و سنت کی روشنی میں جانچ پڑتال کے لے فیڈرل شریعت کورٹ (FSC) نے بنکنگ سسٹم میں ربا کے خاتمہ پر 1999 میں فیصلہ دیا ، جس پر اپیل ہوئی اور 28 اپریل 2022 کو پھرربا کو حرام قرار دے کر اسلام بنکنگ کے زریعہ اسے ختم کرنے کا حکم جاری ہوا[7]- یہ ایک خوش آئند قابل تعریف قدم (welcome step) ہے-

اس مقالہ کا مقصد قرآن کے احکام کی تعمیل میں کمی کی نشاندہی اور تصحیح کی ضرورت کو واضح کرنا ہے- **اللہ تعالی کے احکام پر مکمل عمل درآمد کیسے کرنا ہے یہ فیڈرل شریعت کورٹ (FSC) اور متعلقہ اداروں کی قانونی ، اخلاقی اور دینی ذمہ داری ہے-** اکثریت کو شاید یہ علم نہیں معززعدالت کے اس فیصلہ میں اللہ کا حکم آدھا نافذ ہوا- قرآن کی ایک ہی آیت میں سے نصف پر پرعمل سے فیصلہ مکمل کیسے ہو سکتا ہے؟ سخت حیرت ہے کہ علماء ، دانشور اور قانونی ماہرین جوپچھتر سال سے اس معاملہ کی جوش و خروش سےپیروی کر رہے ہیں وہ کیسے آدھی آیت کو نظر اندازکر گئے؟ بحرحال انسان خطا کا پتلا ہے اور اللہ نے خطا کی معافی تلافی کی گنجائش رکھی ہے- حق کی بنیاد پر اصلاح کی کوشش اللہ کے حکم سے تا قیامت جاری رہے گی[8،9].

---

[5] https://trueorators.com/quran-tafseer/54/17

[6] https://salaamone.com/fsc

[7] https://salaamone.com/fsc

[8] https://quran1book.blogspot.com/2021/10/Najaat.html / امر بالمعروف و نہی عن المنکر/ http://bit.ly/3VTftlI

[9] https://tanzil.net/#search/quran/مر%20با%20المعروف

".. انہوں نے اللہ کے نازل کردہ احکام کو ناپسند کیا، لہذا اللہ تعالی نے ان کے اعمال کو ضائع کر دیا" (قرآن 47:9)[10]

اصل سرمایہ کی قدر میں افراط زر کی وجہ سے کمی کا ازالہ

جناب محترم مفتی تقی عثمانی صاحب نے 1999 کی شریعت کورٹ اپیلیٹ ججمنٹ میں افراط زر سے "راس المال" (Principal/ Capital) کی قدر (devaluation) میں کمی کے مسلہ پراسلامی نقطہ نظر سے نہیں بلکہ عام بحث (general discussion) کی اورحل کے لیے کئی آپشن بھی دئیے مگر پھراسے سائیڈ لائین کردیا کہ اس پر مزید تحقیق، سوچ بچارکی ضرورت ہے- یہ تحقیق گزشتہ بائیس (22) سال میں ہوئی یا نہیں (واللہ اعلم).اسلامی نظریاتی کونسل کو لکھا ہے جواب کا انتظار ہے-

حالیہ 28 اپریل 2022 کے فیڈرل شریعت کورٹ FSC کے فیصلہ قابل تعریف ہے مگر شریعت کورٹ نے انفلیشن سے منسلک مسئلہ کو یہ کہہ کر خارج از بحث کردیا کہ یہ (indexation & inflation) ان کے دائرہ اختیار (jurisdiction) سے باہر ہے- انہوں نے 1999 میں جناب مفتی تقی عثمانی صاحب کی ججمنٹ اور مزید تحقیق کی سفارشات کا تزکرہ بھی نہ کیا اور معاملہ ختم کر دیا-

پاکستان میں افراط زر (انفلیشن) اور انٹرسٹ ریٹس کے اعداد و شمار

یہ دلچسپ اعداد و شمار ہیں[11]: افراط زر کی شرح 1960 میں منفی 0.52- ٪ تھی پھر 1974 میں پلس 26.66٪، 2021 میں 9.5٪ اور 2022 میں 26٪ کے درمیان اتار چڑھاؤ پر رہی ہے- یہ ثابت کرتا ہے کہ بہت سے ترقی یافتہ ممالک کی طرح افراط زر اور شرح سود کو پاکستان میں بھی زیرو پر لانا ممکن ہے-[12]

شرح انٹرسٹ کے 1956 سے 2022 کے ڈیٹا سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تقریبا 3.6% (1956) سے 19% (1996)، 14% 2009، 8% 2016، 13% 2019 ، 8% 2020

[10] https://tanzil.net/#47:9

[11] https://www.macrotrends.net/countries/PAK/pakistan/inflation-rate-cpi

[12] https://www.brecorder.com/news/40175941/history-of-interest-rates-in-pakistan

اور 16% 2022 رہی (یہ ڈیٹا چارٹ سے لیا گیا ہے ان میں معمولی غلطی کا امکان ہے)[13]

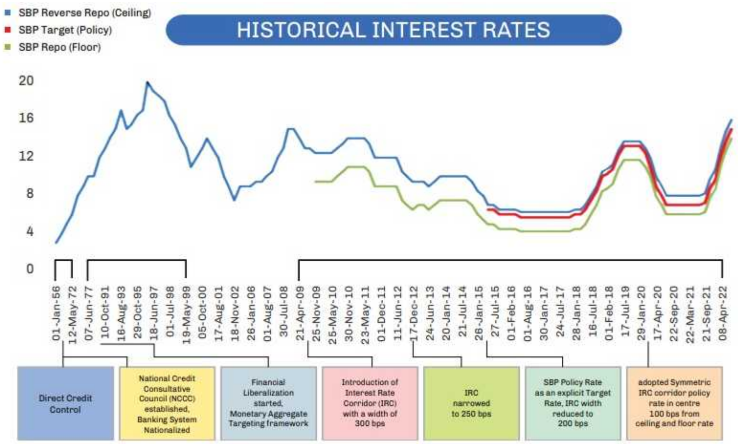

https://bit.ly/QuranOnRiba

ایک مثال :

فرض کریں کہ عبداللہ (depositor) سے بینک/نیشنل سیونگ سنٹر/NSC/ government) (State Bank ایک سو (100) گرام سونا لے کر اس میں ایک گرام تانبہ ملاتا ہے (inflation) تو 101 گرام سونا ہو گیا- ،نیشنل سیونگ/ حکومت/ بنک، عبداللہ کو اس

[13] Page 29 75 Years Economic Journey of Pakistan , GOVERNMENT OF PAKISTAN MINISTRY OF FINANCE

ملاوٹ شدہ سونے میں سے 0.5 گرام منافع کہہ کراسے واپس دیتا ہے اورباقی 0.5 گرام خود رکھ لیتا ہے [6 دسمبر 22 کو 1 گرام 24 قرات سونے کا ریٹ 12809روپیہ[14]]

ایک مولانا صاحب فرماتے ہیں یہ 0.5 گرام سود ، ربا ہے حرام ہے- دوسرے فرماتے ہیں کہ نہیں یہ منافع ہے- تیسرے صاحب کے خیال میں یہ کاروبار ہے-

عبداللہ کہتا ہے:

یہ نہ "ربا" (سود) ہے نہ منافع بلکہ نا انصافی ، ظلم ہے ،(لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ) انفلیشن (افراط زر) کی جزوی تلافی ہے، مگر کیسے؟

گولڈ میں ملاوٹ ہو یا کرنسی نوٹ کی زیادہ پرنٹنگ (excessive money printing) دونوں ہی اصل مال میں خرد برد ہے[15]- مثلا 100گرام گولڈ "اصل راس المال" میں کسی دوسری دھات کی ملاوٹ (inflation) سے اس کی قدر کم (devalue) ہو گئی بظاہر سو گرام سونا ہی نظر آتا ہے یہ وہ اصل نہیں بلکہ کم قیمت کا ملاوٹ شدہ سونا ہے- State bank/) (governments نے بنک اور نیشنل سونگ سنٹرکے زریعہ سے 100گرام خالص سونا لے کر اس میں 1 گرام تانبہ یا کوئی دھات (inflation) ملا کر اسے ناخالص کر دیا جو سونا (اصل مال) واپس کیا وہ کم قیمت کا ہے اصل مال نہیں- سونے کی قیمت اس میں ملاوٹ سے کم ہو جاتی ہے جیسا کہ مندرجہ زیل ریٹ سے ظاہر ہے :

1Gm Gold@ Rs.10700 (24K), Rs.9808(22K), Rs.9363(21K), Rs.8025(18K)[16]

قرآن کہتا ہے جو ربا سے توبہ کر لے ، ربا نہ لے تو اصل مال اس کا ہے. وہ کسی پر ظلم نہ کرے کہ زیادہ پیسوں کا مطلبہ کرے تو نہ ہی اس پر ظلم کیا جایے گا یعنی اس کے اصل مال میں خردبرد ، کمی نہ کی جایے (لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ) (مفہوم قرآن 2:279)

اس مثال میں اصل مال میں 1 گرام تانبہ کی ملاوٹ کرکہ جو 100 گرام گولڈ واپس کیا وہ نا خالص ہے، اگر فروخت کرے تو مارکیٹ میں کم قیمت ملے گی. جیسا کہ منرجہ بالا قیمت کے چارٹ سے ظاہر ہے- جو0.5 گرام منافع دیا وہ اسی کے گولڈ، اصل زر میں سے دیا بلکہ 0.5 گرام گولڈ خود بھی رکھ لیا- اس طرح عبداللہ کو ناانصافی سے اسی کے اپنے ہی مال سے کچھ رقم واپس کی جو بظاہر مفافع نظر آتا ہے مگر نہیں ہے بلکہ جو0.5 گرام حکومت / سٹیٹ /ببنک خود لے گیا وہ بھی عبداللہ کے اصل میں سے کمی ہے- یہ اللہ کے وعدہ (لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ) کے سراسر خلاف ہے -

مالیاتی فراڈ کے لیے "ڈبل شاہ" جیسے لوگ بدنام ہیں جو سادہ عوام کو بے وقوف بنا کران ہی کے مال سے منافع دے کر خوش کر تے ہیں- اسلامی ریاست کو ایسا کام زیب نہیں دیتا مزید ظلم یہ کہ عبداللہ (شہری) کے اپنے ہی اصل مال سے حاصل شدہ مال کو سود/ربا کہ کر، اللہ اوررسول اللہ ﷺ کے خلاف جنگ ، گناہ کبیرہ ، جہنم کی آگ کا خوف پیدا کرے بنک اور مالیاتی اداروں کی ملازمت اور تنخواہ کو حرام کے فتوے لگایئں، پھر حکومت اس کی اپنی اصل رقم مال کو منافع کہ کر مزید اس پر (15٪ سے 30٪) پرودہولڈنگ (Withholding tax) اور انکم ٹیکس بھی لگائے تو پھر ظلم اور کیا ہے؟ (لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ)**- زکاۃ فرض ہے جو مال کو پاک کرتی ہے-**

[14] https://www.finance.gov.pk/75_Years_Economic_Journey_of_Pakistan.pdf

[15] https://www.economicshelp.org/blog/797/economics/why-printing-money-causes-inflation/

[16] Gold Rate In Pakistan, 1 December 2021 per gram. K for Kerat purity of gold.

اللہ کا حکم تا قیامت ابدی ہے جو ہر قسم کی کرنسی گولڈ ، سلور۔ کاغذ ، فیاٹ، ڈالر، روپیہ ، ڈیجیٹل یا جو بھی مستقبل میں ہو، اس کے قرض و مقروض کے لیے اصول دیتا ہے:

i) اصل سرمایہ کی گارنٹی ii) نہ زائد (ربا) لو iii) نہ اصل زر مال کی قدر میں کمی iv) جو ان اصولوں پر عمل نہ کرے وہ ظالم ہے- اور **ظالم ہی اللہ تعالی اور رسول اللہ ﷺ کے خلاف جنگ پر ہیں :**

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ (٢٧٨) فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ۖ وَإِن تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ(٢٧٩)

"اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور ربا (سود) لینا چھوڑ دو اگر تم مومن ہو(۲۷۸) اور اگر تم باز نہ آؤ تو اللہ اور اس کے رسول(ﷺ)سے جنگ ہے اور اگر تم سود لینے سے توبہ کرو، تو تمہارا اصل سرمایہ پر حق ہے ؛ تم (قرضدار) سے (زیادہ مانگ کر اس پر) ظلم نہ کرو اور تمہارے ساتھ بھی (تمہارے اصل سرمائے میں خوردبرد کرکہ) ظلم نہیں کیا جائے گا (البقرۃ ۲۷۹)

عوام (عبداللہ) کدھر جائیں؟

کیا ایسا قانون اسلامی کہا جا سکلتا ہے جس میں ملاوٹ کرنا ، کم تولنا حرام ہو صرف عوام کے لیے مگر حکومت کے لئے نہیں؟

انڈیکسیشن (Indexation)

انڈیکسیشن[17] ایک ایسا تسلیم شدہ مروجہ طریقہ ہے جس سے اصل زر میں (inflation) افراط زرکی وجہ سے جو قدر (value) میں کمی واقع ہوتی ہے اس (کمی) کو دور کیا جاتا ہے اور اصل زر کی اصل قدر (original value) قائم رہتی ہے، نہ کم، نہ زیادہ ، یہی انصاف ہے، یہی قرآن و شریعت کا تقاضہ ہے- اسلامی ڈویلپمنٹ بنک کا دینار اور IMF اس پر عمل پیرا ہیں -

روپیہ کی قدر میں تبدیلی بمقابلہ گولڈ

1947 میں 3.31 روپے (1≈ امریکی ڈالر) سے 0.6770982456 گرام سونا ملتا اب 2022 میں اس وزن سونے کی قیمت 6641 روپے ہے(یا 1947 والا ایک روپیہ آج کے 2006 روپے کے برابر ہے)- جبکہ 3.31 روپے ($1) کے پرنسپل مآل پر 10.139 فیصد سالانہ کی شرح سے 75 سالوں کے دوران مسلسل کمپاؤنڈ کے ساتھ جمع ہونے والی کل رقم 6,641 روپے بنتی ہے۔. اس طرح اس مثال میں 10.139 فیصد سالانہ کی شرح سے اضافہ "ربا" (اصل مال میں اضافہ) نہیں بنتا اس سے زیادہ شرح اصل رقم اصل زر مال (principal) میں اضافہ ہے جو "ربا" ہے، یہ صرف ایک علمی اعداد و شمار کی مثال ہے کوئی فتوی نہیں-

[17] https://www.investopedia.com/terms/i/indexation.asp

روپیہ کی قدر میں تبدیلی بمقابلہ کاغذی کرنسی ڈالر (fiat/ paper currency $)

اب دوسری مثال کاغذی کرنسی fiat/ paper currency)[18]) کی دیکھتے ہیں- 7491 میں 3.31 روپیہ (1 امریکی ڈالر) کے برابرتھا اور اب ایک ڈالر ≈ 922 روپیہ[19] - اصل زر کی قدر میں یہ اضافہ، 57 سال تک 65.5 % کمپاؤنڈ تلافی سے ممکن ہے(اسے ربا کیسے کہ سکتے ہیں؟) اگر ایسا نہ کریں اور 57 سال بعد عبداللہ (depositor) کو 13.3 روپیہ واپس کریں-

ان دونوں مثالوں سے اصل زر [3.31 روپے / 1 امریکی ڈالر] کی مالیت 75 سال بعد، گولڈ کی مطابق 6,641 روپیہ اور ڈالر کے مطابق 229 روپیہ بنتی ہے- اگر اس کو صرف 3.31 روپے واپس کر دیں تو کیا یہ 75 سال بعد اصل زر کی مارکیٹ ویلیو ہے؟ تو کیا یہ کسی بھی انسانی اخلاقیات کے مطابق انصاف ہے؟ کیا اللہ تعالی کے وعدہ (لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ) **کے مطابق ہے؟** کیا یہ انصاف ہے یا ظلم؟ کیا اصل زر جس کی قدر کی گارنٹی اللہ تعالی نے دی کہ اس میں کوئی خردبرد کمی نہ کی جانے گی (البقرة ٢٧٩) اس حکم کی تعمیل ہے یا نافرمانی؟ جنگ اور کیا ہوتی ہے ؟

"یقیناً اللہ کے نزدیک بدترین قسم کے جانور وہ بہرے گونگے لوگ ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے" (قرآن 8:22)[20]

.... اور نصیحت صرف عقلمند ہی حاصل کرتے ہیں (قرآن 2:269)

قرآن کے حکم پر دوبارہ نظر ڈالیں : "اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور ربا (سود، اصل زر مال میں اضافہ) لینا چھوڑ دو اگر تم مومن ہو(٢٧٨) اور اگر تم باز نہ آؤ تو اللہ اور اس کے رسول(ﷺ)سے جنگ ہے اور اگر تم سود (سود، اصل زر مال میں اضافہ) لینے سے توبہ کرو، تو تمہارا اصل سرمایہ پر حق ہے ؛ تم (قرضدار) سے (زیادہ مانگ کر اس پر) ظلم نہ کرو اور تمہارے ساتھ بھی (تمہارے اصل سرمائے میں خوردبرد کرکہ) ظلم نہیں کیا جائے گا (البقرة ٢٧٩ مفهوم)

اصل زر کی قدر میں انفلیشن کی وجہ سے کمی کی تلافی کرنے کے دو طریقے ڈسکس کیےگئے- ایک گولڈ کے ساتھ اور دوسرا ڈالر کے ساتھ جو خود ایک کاغذی کرنسی ہے اگرچہ روپیہ کے مقابل قدرے مستحکم ہے -

1. گولڈ : مرکب تلافی @ 10.139%، 75 سال بعد ≈ 6,641 روپیہ
2. ڈالر : 75 سال کے لیے 5.56% کمپاؤنڈ تلافی ≈ 229 روپیہ
3. دونوں کو مکس کرکہ ایوریج بھی نکالی جا سکتی ہے جو ≈ 8% ہو سکتی ہے-
4. یا پھر مکس باسکٹ (متوازن کرنسیاں ، گولڈ ، کموڈیٹیز وغیرہ) انڈکسیشن بیس رکھ کر شمار کریں- جیسے کہ اسلامک ڈویلپمنٹ بینک نے اپنے اسلامی دینارکوIMF کے **SDR** (Special Drawing Rights[21]) کے برابر رکھا ہے- ابتدائی طور پر ایس ڈی آر 0.888671 گرام سونے کے مساوی تھا جواس وقت ایک امریکی ڈالر کے برابر بھی تھا- Bretton Woods[22] کے نظام کے خاتمے کے بعد، SDR کو کرنسیوں کی ٹوکری

[18] Fiat money is a government-issued currency that is not backed by a commodity such as gold. https://www.investopedia.com/terms/f/fiatmoney.asp /
[19] https://dailytimes.com.pk/1034247/todays-currency-exchange-rates-in-pakistan-on-december-1st-2022/
[20] https://tanzil.net/#trans/ur.maududi/8:22
[21] https://www.imf.org/en/About/Factsheets/Sheets/2016/08/01/14/51/Special-Drawing-Right-SDR
[22] https://www.investopedia.com/search?q=Bretton+Woods

کے طور پر دوبارہ بیان کیا گیا۔ SDR ٹوکری (باسکٹ،امریکی ڈالر، یورو، چینی یوآن، جاپانی ین، پاؤنڈ سٹرلنگ) کا ہر پانچ سال بعد یا اس سے پہلے جائزہ لیا جاتا ہے، اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ ٹوکری دنیا کے تجارتی اور مالیاتی نظام میں کرنسیوں کی نسبتی اہمیت کو ظاہر کرتی ہے۔ امریکی ڈالر کے لحاظ سے **SDR** قدر کا تعین روزانہ لندن کے اسپاٹ ایکسچینج کی شرحوں کی بنیاد پر کیا جاتا ہے اور اسے **IMF** کی ویب سائٹ پر پوسٹ کیا جاتا ہے۔ یہ ایک ریڈی میڈ حل موجود ہے۔

On 16/12/22: 1SDR =1.32993 $US=Rs.299.1544[23,24]

5. یہ عدلیہ اور ماہرین پر چھوڑتے ہیں کہ وہ اصل زر میں کمی کی تلافی کے لیے کون سا طریقہ اختیار کرتے ہیں جو اللہ کے حکم (لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ) کے مطابق ہو۔
6. یاد رکھیں کہ ان مثالوں کے ریٹ ہر ایک پر لاگو نہیں ہو سکتے ، ہر فرد کے ڈیپوزٹ کی تاریخ، دورانیہ، اس دورانیہ میں انفلیشن اورانٹرسٹ ریٹ کے مطابق کیکولیشن کرنا ہوگی۔ ماہرین سافٹ ویئر یا مخصوص کیکولیٹربنا سکتے ہیں۔
7. **لیکن یہ واضح ہے کہ موجودہ طریقہ کوجمع کنندگان کے لیے "ربا، سود" کہنا درست نہیں یہ ظلم اور نا انصافی ہے جس کو ختم ہونا چاہیے یہ صرف جزوی تلافی (partial compensation) ہے اصل زر مآل کی قدرمیں افراط زر کی وجہ سے قدر (value) میں کمی کی تلافی جو قرآن (2:279) میں اللہ کے حکم کے مطابق ہے جسے نظر انداز کر دیا گیا۔**

حکومت کے لیےمسمینیجمنٹ،کرپشن غیر ضروری اخراجات پورے کرنے کے لیے لامحدود کرنسی نوٹ پرنٹ کرنا، افراز زر سے ان کی قدر (value) کم کرنا کیسے حلال، جائز ہے؟ جبکہ اللہ اور رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے کہ اصل مال میں کمی یا زیادتی نہ کرو یہ دونوں ظلم ہیں (2:279) ایسے عمل کو اسلامی کیسے کہا جاسکتا ہے جو کہ قرآن کے بر خلاف ہو؟

جدید 20 تفاسیر، علماء کی افراط زر سے لا علمی

دور حا ضر کے مشہور ترین مفسرین کی بیس (20) تفاسیر[25] کو کنسلٹ کرنے سے حیرت ہوتی ہے کہ کسی نے بھی افراط زر، انفلیشن، فیاٹ کرنسی (Fiat Currency) کا ذکر تک نہ کیا، شائید ان کو علم ہی نہیں یا پھر ان کے نزدیک یہ کوئی مسئلہ نہیں۔ ابن کثیر (رح) (CE.1300 – 1373) نے صدیوں قبل خطبہ حج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ کی طرف سے ربا ختم کرنے کے اعلان اور ربا (سود) نہ لینے والوں کے اصل مال میں کمی نہ کرنے کا حکم بھی پیش کیا جسے دوسرے مفسرین نے سرسری طور پر دہرا دیا۔ لیکن اس حکم کو موجودہ حالات میں انٹرپریٹ نہ کیا، ایسے علم کا فائدہ؟ میڈیا میں خوب شور ہوتا ہے کہ ربا ختم کرو ، یہ ایک دینی سے زیادہ سیاسی نعرہ بن چکا ہے - جبکہ قرآن صاف صاف اصل مال پورا کا پورا واپس کرنے کا حکم اور "کمی" کو ظلم کہہ رہا ہے۔(لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ)

23 https://www.imf.org/external/np/fin/data/rms_five.aspx

24 1US$=Rs.2.44.94 https://www.incpak.com/business/usd-to-pkr-dollar-rate-in-pakistan-today-16-december-2022/

25 https://trueorators.com/quran-tafseer/2/279

"کیا یہ قرآن میں غورو فکر نہیں کرتے؟ یا ان کے دلوں پر تالے لگ گئے ہیں"(قرآن 47:24)

عصری فقہا اور اشاریہ (Indexation) سازی

علماء کا ایک طبقہ اشاریہ سازی (indexation) کو جائز سمجھتا ہے جن میں رفیق المصری، سلطان ابو علی، ایم اے منان، ضیاء الدین احمد، عمر زبیر اور گل محمد شامل ہیں۔ انہیں اس میں کوئی ایسی چیز نظر نہیں آتی جو شرعی قوانین سے متصادم ہو، بلکہ وہ اسے قرآن و سنت میں بیان کردہ عدل کے اصولوں کے مطابق قرار دیتے ہیں۔ مصر میں 1900 میں مفتی محمد عبدہ[26] کا فتویٰ 2002 تک یکے بعد دیگرے مفتیوں نے سود کو "حرام، مباح اور ممنوع اور پھر دوبارہ جائز" قرار دیا ہے"[27],[28]۔ مسلم ممالک ہینڈ بک کے مطابق :"ایک سود کی شرح جو افراط زر کی شرح سے زیادہ نہ ہو، کلاسیکی اسلامی فقہاء کے مطابق سود نہیں ہے"[29] "۔
اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے تجاویز میں قرضوں کی فہرست بنانا یا قرضوں کو "کسی شے کے لحاظ سے" جیسے سونا، اور جواب تلاش کرنے کے لیے مزید تحقیق کرنا شامل ہے۔[30] اس کے برعکس' بعض علماء متفق نہیں جن میں مفتی تقی عثمانی اور بعض دوسرے علماء شامل ہیں۔[31] مفتی تقی عثمانی صاحب ئے اپنی 1999 کی شریعت کورٹ کی ججمنت میں اس پر مزید تحقیق کرنے کی ضرورت محسوس کی۔[32] جس کا نتیجہ معلوم نہیں۔
اسلامک ڈویلپمنٹ بنک کا اسلامی دینار آئی ایم ایف کے "جی ڈی آر" کے برابر ہے وہ پہلے ہی اسے قبول کر چکے ہیں اب "میں نہ مانوں" پر اصرارکی کوئی وجہ نہیں جبکہ نہ کوئی متبادل حل دیتے ہیں نہ ہی عملی اقدام اٹھاتے ہیں 22 سال گزار دینے!

[26] https://en.wikipedia.org/wiki/Muhammad_Abduh
[27] https://en.wikipedia.org/wiki/Riba#Modernism
[28] Khan, *What Is Wrong with Islamic Economics?*, 2013: p. 204

[29] International Business Publications, Inc. (2015). Investment Laws in Muslim Countries Handbook Volume 1 Investment Laws ... Lulu.com. p. 23. ISBN 978-1-4330-2397-2. Retrieved 20 October 2016. ",. مسلم ممالک ہینڈ بک جلد 1

[30] Usmani, *Historic Judgment on Interest*, 1999: para 188, Khan, *What Is Wrong with Islamic Economics?*, 2013: p.204-6
[31] http://www.albalagh.net/Islamic_economics/riba_judgement.shtml#Interest%20and%20Indexation
http://giveupriba.com/fourteen_court_questions_on_sood/question-8/
[32] https://salaamone.com/fsc

منافع نہیں نقصان

علماء کو یہ بات سمجھانا بہت مشکل ہے کہ جسے وہ بظاہر منافع سمجھ رہے ہیں وہ تو مال کی قدر میں کمی (افراط زر. inflation) سے ہونے والے نقصان کا کچھ ازالہ ہے، کچھ علماء کے مطابق اگر یہ ازالہ افراط زرکی شرح سے زیادہ ہو تو"ربا" ہے اور کم ہو تو ربا نہیں نقصان کا جزوی ازالہ (partial compensation) ہے، شرح افراط زر کے برابر ہو توپھر کچھ بھی نہیں- یہ سادہ سی بات اگر کسی کی عقل میں نہیں آرہی تو دعا ہی کر سکتے ہیں-

"اللہ تعالٰی نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر (سوء اختیار کی بنیاد پر) مہر کر دی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے" (قرآن 2:7)

نصف آیت:(وَإِن تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ(البقره ۲۷۹) کو نظر انداز کرنا جبکہ وہ موجودہ معاشی ، فیاٹ منی مارکیٹ سسٹم (Fiat monetary system) میں کمزوریوں کا علاج بھی مہیا کر رہی ہے۔ اسلامک بنکنگ بہت وسیع تناظر میں ہر طرف ترقی پزیر ہے مگر اس اہم معاملہ پر خاموش ہے۔ کیا یہ سب کچھ عجیب ، پر اسرار نہیں؟

کسی چیز کے ظاہرسے حلال حرام کا فیصلہ کرنا حتمی نہیں ہو سکتا- اگر کوئی شخص شربت پی رہا ہو توتحقیق کے بغیر صرف مشروب کے رنگ کی بنیاد پریہ فیصلہ نہیں ہو سکتا کہ گلاس میں شراب ہے- اسی طرح سے موجودہ مالیاتی نظام میں بظاہر جو منافع (ربا) نظر اتا ہے وہ ربا نہیں- بغیر تحقیق کے حلال حرام کے فتوے جاری کرنا گمراہی ہے-

قرآن جن آیات میں ربا کی ممانعت کا حکم دیتا ہے وہیں پر ظلم سے پاک عدل انصاف سے، ہر قسم کی کرنسی (فیاٹ کرنسی، ڈیجیٹل کرنسی یا ورچوئیل) سے پیدا شدہ مسائل کا حل بھی دیتا ہے، اللہ تعالی "العلیم" اور "الخبیر" بھی ہے۔ یہ کلام اللہ کا معجزہ ہے، جس سے ہدائیت حاصل کرنا لازم ہے ----- اور نصیحت صرف عقلمند ہی حاصل کرتے ہیں (قرآن 2:269)

نتیجہ

اس مثالوں، اعداد و شمار اور حساب کتاب سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ کہ افراط زر کی وجہ سے ہونے والے اصل مال (Principal Capital) کے نقصان کا معاوضہ، تلافی (compensation) دینا ضروری ہے-

یہ کہنا کہ آپ $ اکاؤنٹ کھولیں، $ میں تجارت کرنے یا سونے کی اینٹوں سے حساب کتاب کریں مضحکہ خیز نا قابل عمل بھونڈا مذاق ہے۔حکومت کے نافذ کردہ مالیاتی سسٹم میں مال حرکت میں رہتا ہےزیر استعمال ہوتا ہے اور سب کو قانونی تحفظ حاصل ہوتا ہے- مال کی ذخیرہ اندوزی (hoarding) درست نہیں اور ہر کوئی انفرادی متوازی معاشی نظام نہیں بنا سکتا- ریاست کو اپنا کام کرنا چاہیے- مولانا صاحبان کو مروجہ معاشی نظام اور قرآن کا بغور مطالعہ کرنا چاہیے، جس معاملہ کا علم نہیں تو علم حاصل کریں یا پھر ہر معاملہ میں سینگ پھنسانے سے باز رہیں- اللہ کا فرمان ہے: (فَلِمَ تُحَآجُّوۡنَ فِيۡمَا لَيۡسَ لَـكُمۡ بِهٖ عِلۡمٌ‌ؕ) تو اب تم ایسی چیزوں کے ضمن میں حجت بازی کیوں کرتے ہو جن کے بارے میں تمہارے پاس کچھ بھی علم نہیں ؟ (قرآن 3:66)[33] اور "پیمانے سے دو تو پورا بھر کر دو، اور تولو تو ٹھیک ترازو سے

---

[33] https://trueorators.com/quran-tafseer/3/66

تولو یہ اچھا طریقہ ہے اور بلحاظ انجام بھی یہی بہتر ہے (35) کسی ایسی چیز کے پیچھے نہ لگو جس کا تمہیں علم نہ ہو یقیناً آنکھ، کان اور دل سب ہی کی باز پرس ہونی ہے" (17:36)[34]، "اپنا اصل سرمایہ لینے کے تم حق دار ہو نہ تم ظلم کرو، نہ تم پر ظلم کیا جائے (2:279)، " تم ناپ اور تول انصاف کے ساتھ پورے کیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دیا کرو اور فساد کرنے والے بن کر ملک میں تباہی مت مچاتے پھرو " (قرآن11:85)

ناپ تول میں کمی اور گھٹانے کو فساد و تباہی قرار دیا گیا ہے، جو بہت بڑا گناہ و جرم ہے-

انڈیکسیشن تو اصل زر کی قیمت میں افراط زر کی وجہ سےکرنسی کی قدر(value) میں کمی کا تدارک کرتی ہے- یہ ہی انصاف ہے جس کا قرآن[35] تقاضا کرتا ہے (لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ)

افراط زر سے اصل زر کی قدر (value) میں کمی کا حل :

1. کرنسی میں ملاوٹ (inflation by excessive currency printing) ختم کریں، کرپشن اور (financial, monetary mismanagement) کو ٹھیک کرکہ بہت ممالک نے افراط زرکو کنٹرول کرکہ صفر یا قریب رکھا ہے (inflation, interest rate near zero) پاکستان نے بھی افراط زر کی شرح 1960 میں منفی 0.52- رکھی تھی - یہ اب کیا ممکن نہیں؟
2. دوسرا طریقہ مکمل یا جزوی انڈیکسیشن (partial or full indexation) جیسے ہر سال تنخواہیں ، پنشن نڑھائی جاتی ہے(inflation% partially) کے مطابق-
3. حکومت اپنے اخراجات کو امندن کے مطابق کرے، آمدن میں اضافہ کرے، درست مالیاتی پالیسیوں پر عمل کرے مگر حکمران ایسا نہیں کرتے بلکہ کرنسی نوٹ پرنٹ کرکہ ملاوٹ کرتے ہیں ، جس سے مہنگائی ، افراط زر میں اضافہ ہوتا ہے اور کرنسی نوٹ کی قدر و قیمت کم ہو جاتی ہے- یہ عوام کی جیب پرڈاکہ ہے جسے یہ کہہ کر نظراندازنہیں کیا جاسکتا کہ یہ معاشی نظام کا جزو لازم ہے- صرف وہ نظام قابل قبول ہو سکتا ہے جس کی بنیاد (لَا تَظْلِمُوْنَ وَ لَا تُظْلَمُوْنَ) پر ہو- دوسرے ممالک اسے (manage) کر رہے ہیں، پہلے پاکستان بھی کسی حد تک (manage) کر رہا تھا اب کیوں نہیں؟
4. بادی النظر میں حکومت ، قاضی اور ملا آپس میں متفق ہوں تو کس سے ظلم کے خلاف انصاف کی توقع کر سکتے ہیں؟ مگر امید ہے کہ ایسا نہیں- عدلیہ اور ماہرین مل کر ایسا طریقہ اختیار کریں جس کی بنیاد (لَا تَظْلِمُوْنَ وَ لَا تُظْلَمُوْنَ) پر ہو-
5. اللہ تعالی کا حکم ہے : " --- پس تم ناپ اور تول پورا پورا کیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کر کے مت دو اور روئے زمین میں اس کے بعد اس کی درستی کر دی گئی فساد مت پھیلاؤ یہ تمہارے لئے نافع ہے اگر تم تصدیق کرو" (قرآن :7:85)[36]
6. **یہ ظلم ہے کہ جمع کنندہ (depositor) کے اپنے ہی اصل مال سے حاصل شدہ مال کومولانا صاحب ربا ، حرام کہیں، اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے خلاف جنگ ، گناہ کبیرہ ، جہنم کی آگ کا خوف پیدا کرے بنک اور مالیاتی اداروں کی ملازمت اور تنخواہ**

[34] https://tanzil.net/#trans/ur.maududi/17:36

[35] https://salaamone.com/riba/#Justice \ https://www.livepriceofgold.com/pakistan-gold-price-per-gram.html

[36] https://trueorators.com/quran-tafseer/7/85

پرحرام کے فتوے لگائیں صرف اس لیئے کہ انہوں نے اسلامی تاریخ میں صرف سونے چاندی کے سکوں کے متعلق پڑھا ہے ان کو جدید نظام میں کاغذ کی کرنسی (fiat concept) پر عبور نہیں، وہ افراط زر کے اصل مال پر منفی اثر سے لا علم، لا تعلق ہیں- جبکہ قرآن واضح ہے کہ اصل مال کی قدر میں کمی نہ کی جائے یہ ظلم ہے جس کا خاتمہ ضروری ہے- مگر یہ حضرات عقل کو استعمال کرنے میں کنجوس ہیں جبکہ قرآن کہتا ہے : "یقیناً اللہ کے نزدیک بد ترین قسم کے جانور وہ بہرے گونگے لوگ ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے"(قرآن 8:22)[37]

7. لیکن یہ واضح ہے کہ موجودہ طریقہ کو "ربا" کہنا بالخصوص بنک اور قومی بچت سکیمز کے جمع کنندہ (depositor) کے لئے درست اقدام نہیں یہ ظلم اورنا انصافی ہے جس کو ختم ہونا چاہیے- جو کچھ (depositor) وصول کرتے ہیں وہ صرف جزوی تلافی (partial compensation) ہے "اصل زر مآل" کی قدرمیں افراط زر کی وجہ سے کمی کی- نومبر 2022 میں انفلیشن 26% ہے اور منافع 14% تو 12% پھر بھی نقصان ہے جو حکومت/ بینک کے پاس یا جہاں بھی جا رہا ہے- در اصل جمع کنندہ (depositor) اپنے اصل زر سے ہی منافع کے نام سے جووصول کر رہے ہیں اس سے ان کے اصل مال کی قدر(value) کم ہو رہی ہے (یہ نقطہ گہرے غورو فکرسے سمجھا جا سکتاہے)، ان کے مال کو اگر کوئی اور کاروبار شراکت میں استعمال کر رہا ہے اور منافع بھی دے رہا ہے تو اس میں سے حصہ الگ ہے جس کا ذکر یہاں نہیں کیا- قرآن (2:279) میں اللہ کا حکم جسے لاعلمی یا جان بوجھ کر نظر انداز کر دیا گیا، مزید اس جزوی تلافی کومنافع یا آمدنی کہنا اس (15٪ سے 30٪) پرودہولڈنگ (Withholding) اور پھرانکم ٹیکس لگانا ظلم نہیں اور کیا ہے؟ زکاۃ فرض ہےجو مال کو پاک کرتی ہے-
8. لہٰذا نہ کوئی مسلمان اللہ تعالی اور رسول اللہ ﷺ کے خلاف جنگ کر رہا ہے نہ ہی ایسا سوچ سکتا ہے- بنک اور قومی ادارہ بچت کے ملازمین پر حرام نوکری کے فتوے لگانا کیا مناسب ہے؟
9. بلکہ جو لوگ اللہ کے احکام کے بر خلاف کام کر رہے ہیں آیات قرآن کو نظر انداز کے رہے ہیں وہ اپنی فکر کریں اور اس کا ازالہ کریں: "کیا تم کتاب کے بعض احکام مانتے ہو اور بعض کا انکار کردیتے ہو؟ بھلا جو لوگ ایسے کام کریں ان کی سزا اس کے سوا اور کیا ہوسکتی ہے کہ دنیا میں ذلیل و خوار ہوں اور قیامت کے دن وہ سخت عذاب کی طرف دھکیل دیئے جائیں؟ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے بیخبر نہیں"(قرآن 2:85)[38]
10. واضح رہے کہ اسلامک بنکنگ کو فروغ دینا بہت ضروری ہے جو کہ ہر شعبہ میں ربا کو مکمل طور ختم کرنے کا وسیع پروگرام ہے-

---

[37] https://trueorators.com/quran-tafseer/8/22
[38] https://trueorators.com/quran-tafseer/2/85

ان حالات میں قرآن کے حکم (2:279) کے مکمل نفاذ پراصرار کرنا، بظاہر ایک لاحاصل کوشش معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اللہ کا حکم (وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ) حق کی تلقین اور صبر کی تاکید --- یہ صرف مختصر تعارف ہے مزید تفصیل ان لنکس پر ....

https://SalaamOne.com/Riba \ https://bit.ly/Riba-Research

ز مَن بر صُوفی و مُلاّ سلامے: کہ پیغامِ خُدا گُفتَند ما را

ولے تاویلِ شاں در حیرت اَنداخت: خُدا و جبرئیلؑ و مصطفیؐ را

میری جانب سے صُوفی ومُلاّ کو سلام پہنچے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے احکامات ہم تک پہنچائے، لیکن انہوں نے اُن احکامات کی جو تاویلیں کیں،اُس نے اللہ تعالیٰ، جبرائیل اُور محمد مصطفیﷺ کو بھی حیران کر دیا۔(علامہ محمد اقبال)

‘ ہمارے عہد کے یہ واعظ لوگ کیسے ہیں؟ سیدنا عیسیٰ ؑ نے ارشاد کیا تھا : وہ مچھر چھانتے اور اونٹ نگل جاتے ہیں۔

وَمَا عَلَيۡنَاۤ اِلَّا الۡبَلٰغُ الۡمُبِيۡنُ (اور ہمارے ذمہ صرف واضح پیغام پہنچا دینا ہے) (القرآن 36:17)

آپ کی ذمہ داری

اہل ایمان کی ذمہ داری ہے کہ وہ غلط معلومات (disinformation) کا مقابلہ کرنے کے لیے اس "آگاہی مہم" میں شرکت کریں- اس پمفلٹ کی کاپی، پرنٹ یا ویب لنک (https://bit.ly/QuranOnRiba) واٹس ایپ پر شیئرکریں:

"جو شخص نیک بات کی سفارش کرے تو اس کو اس (کے ثواب) میں سے حصہ ملے گا" (قرآن 4:85)

کتب اور مقالات

☆ خالق کائنات https://bit.ly/Allah-Khaliq
☆ قران، تیس پارہ کا خلاصہ: https://bit.ly/Quran30ParahSummary
☆ احکام القرآن - خلاصہ : https://bit.ly/AhkamAlQuran
☆ قرآن مضامین https://bit.ly/Quran-Subjects
☆قرآن و سنت کی روشنی میں احادیث کی تدوین نو https://bit.ly/Hadith-Basics
☆حقوق العباد کی تلافی کرو، بخشش نہیں https://bit.ly/Haqoq-ul-Ibad
☆اسلام، مسلم فرقہ واریت، قابل عمل حل : https://bit.ly/IslamMuslim
☆ رسالة التجدید https://bit.ly/Risala-Tejdeed
☆ **Free eBooks** https://bit.ly/FreEbooks

ہمارے رب! ہم سے بھول چوک میں جو قصور ہو جائیں، ان پر گرفت نہ کر مالک! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال، جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالے تھے پروردگار! جس بار کو اٹھانے کی طاقت ہم میں نہیں ہے، وہ ہم پر نہ رکھ، ہمارے ساتھ نرمی کر، ہم سے در گزر فرما، ہم پر رحم کر، تو ہمارا مولیٰ ہے، کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد کر (سورة البقرة۲۸۶)